

سفرنامہ

# دنیا کا بذریعہ صحراء تکالماں عبور کرنے کی داستان

چارس بیکر  
تعریفی

مشعل

## ترتیب

صفحہ

7	کلامکان صحراء بور کرنے والی ٹیم کے ارکان	
9	اظہارِ شکر	
11	حرف آغاز	
14	کلامکان کی کشش	باب 1
25	منصوبہ بندی	باب 2
42	روائی	باب 3
56	صحرائیں آمد	باب 4
71	ضعف، بیماری اور ریت کے پھاڑ	باب 5
81	شہراہِ ریشم	باب 6
86	سلسلہ کوہ	باب 7
105	مزارتان	باب 8
113	چینی قید خانہ	باب 9
120	سب لوگوں کا خواب	باب 10
129	البیور ساربان	باب 11
139	پانی کا بحران	باب 12
147	قدیم آثار کا اکشاف	باب 13
153	چینی	باب 14
157	ستارہ شناسی ختم	باب 15

## صفحہ

167	سلیمان سے نئنے کا مرحلہ	باب 16
174	ایک فاش غلطی	باب 17
184	موت کا یک پ	باب 18
193	بد شگونی	باب 19
201	صحرائی ہو گیا	باب 20
204	حرف آخر	



## برطانوی — چینی مشترکہ مہم کے ارکان

ستمبر — نومبر 1993

مہم کے امیر	چارلس بیک مور
مواصلات	ریپورٹ برٹن
ڈاکٹر	کیرولین ایس
مارکیٹ سے مزارتانگ تک چینی ترجمان	رجڈ گراہم
چینی ترجمان اور مواصلات	مارک کیٹو
(مزارتانگ سے لیوپز ہوا گکے اداخ تک	کیتھ سٹر
(یوائیس اے) فوٹو گرافر (مارکیٹ سے	
مزارتانگ تک یو اتوں گوز سے تا تر گک تک	
چینی ٹیم لیڈر	گیوجن واٹی
گورنمنٹ سائنس دان	لاڈ زہاؤ
المجور ترجمان	زہا گ بو ہوا
فوٹو گرافر اور مرکزی حکومت کا نمائندہ	چیوالائی
سار بانوں کا سربراہ	عیسیٰ پوتا
(مزارتانگ میں زخمی ہونے کے بعد اس کا انخلہ)	
سار بان	کریم یونس
سار بان	عبدالرشید محمد

ساربان	— روسا خورتا
(عیسیٰ پولتا کے ساتھ مزارتائغ سے انخلاء)	
ساربان	— لوئیں حسین
ساربان	— امیر اسلامیل
ساربان (ناگوزبستی سے لیوں ہوا نگ تک)	— عبد رینے
ساربان (ناگوزبستی سے لیوں ہوا نگ تک)	— سلیمان روسا

## امدادی پارٹی

لیڈر اور مہم کا ڈپٹی لیڈر	— بارنی وائٹ سپنر
انتظامیہ اور گاڑی کا ڈرائیور	— لارڈ فرانس سیمور
دوسری گاڑی کا ڈرائیور	— جان تھامس
انتظامیہ	— اینی تھامس
آثار قدیمہ کا محقق	— کرشا گوہا
مہم کا سرکاری آرٹسٹ	— پال ٹرٹر
چینی امدادی ٹیم چار معاونین کے ساتھ تین گاڑیوں میں۔	



## اطھارِ شکر

اس مہم کی کامیابی میں باہمی معاونت کی جو روح کا فرماء ہی ہے، اسے میں ہی بخوبی جانتا ہوں۔ برطانوی، چینی اور المغیر پر مشتمل ٹیم کے ارکان اس مہم کی کامیابی کا وسیلہ بنے۔ بارفی دائرہ پسند نے نقل و حمل اور لوگوں سے معاملہ ہنہی کے سلسلہ میں جو کردار ادا کیا، وہ لائق ستائش ہے۔

ہر ایک کی جرأت اور برداشت کی بہترین تجھیں یہ ہے کہ ہم سبھی زندہ سلامت رہے۔ ان اوراق میں سفر کی جو رُوداد ہے وہ ذاتی نوعیت کی ہے۔ یہ ناگزیر تھا کہ میں ہر واقعے کو اس طرح ضبط تحریر میں نہیں لایا جس طرح دوسروں نے اسے پاد رکھا ہو گا، تاہم وہ اس وقت بھی کوتا ہیوں کے مرتب ہوئے تھے اور شاید اب بھی ہوں۔

کلامکان صحرائے عبور کرنے کی مشترکہ برطانوی اور چینی مہم جس پیمانے پر شروع کی گئی اسے ایسی ہی وسیع حمایت درکار تھی، لفظ، مال اسباب اور مشوروں کی صورت میں، کپنیاں، افراد، دوست اور عزیز و اقارب دے سکتے تھے۔ جنہوں نے ہماری مدد کی، میں ان میں سے ہر ایک کا شکر گزار ہوں۔ افسوس ہے کہ صفحات کی تعداد دامانی کے باعث ان میں سے ہر ایک کا نام نہیں لکھا جا سکتا۔

ڈیوک آف ایڈنبرانے ہماری سرپرستی کی، ایڈورڈ ہیٹھ ہماری مہم کے ڈائریکٹر رہے، ان کے سبب سے ہی ہم پر کئی دروازے کھلے، ہماری مہم اپنی نوعیت کی پہلی کلائیکی مہم تھی، اس کا ایک مقصد بچوں کے لیے کینسر فنڈ جمع کرنا تھا۔ ہمیں رائل چیوگرافیکل سوسائٹی، سائنس تحقیقاتی سوسائٹی، برٹش میوزم، برٹش لابریری، آکسفورڈ

پینیورسٹی (سکول آف جیوگرافی) کی مدد اور مشورے بھی تھے۔ میں آخر میں اپنی رفیقة حیات ٹینا اور اپنے تین بیٹوں اولیور، جیک اور ٹوبائی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا، جنہوں نے گزشتہ تین سال سے تکلامکان سے میرے جذباتی تعلق کو سمجھا بھی اور پرداشت بھی کیا۔ یہ کتاب مکمل ہونے کے بعد میں ان کے ساتھ آملا ہوں۔

چارلس بلیک مور

ہپشاڑ (مئی: 1995ء)

## حرف آغاز

جب چارلس بلیک مور نے مجھے بتایا کہ وہ تکلامکان صحرائے ایک سرے سے دوسرے سرے تک عبور کرنے کا منصوبہ بنارہا ہے تو پہلے میں نے سوچا کہ شاید مجھے سننے میں غلطی ہوئی ہے کیوں کہ تاریخ میں کسی نے بھی اس مشکل ترین صحرائے کو سر کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، میں نے ہوائی جہاز پر، فضا سے اس صحرائے کو رتیلے ٹیلوں اور پہاڑوں کا مشاہدہ کیا تھا اور چند ایسے مہم جو سیاحوں کے ذذکرے پڑھے تھے جنہوں نے اس صحرائے کو عبور کرنے کے لیے جان کی بازی لگائی تھی۔ مگر بدقتی سے ہار گئے، میرا خیال تھا کہ افق سے افق تک صحرائے کو عبور کرنا ممکن نہیں۔

پہلے زمانے میں سرایول شین اور سیبون ہیڈن نے اس بینوی صحرائے کو عمودی طور پر اور وہ بھی چھوٹے اور آسان راستے سے عبور کیا تھا، دونوں نے دریا کو راستہ بنایا تھا، جو صحرائے سے گزرتا ہوا ریت میں غالب ہو جاتا ہے۔ انہوں نے جو فاصلہ طے کیا وہ چارلس بلیک مور کے مجوزہ راستے کا ایک چوتھائی تھا۔ دوسرے وہ ٹیلوں پر سے نہیں، ان کے درمیان سے گزرا تھا۔

شین اور ہیڈن کی مہمات بلاشبہ نہایت خطرناک تھیں، ان میں اس عظیم صحرائے کناروں کے اندر اور کناروں کے گرد گزرنا شامل تھا۔ ان کا ایک مقصد آثار قدیمہ اور کئی گم شدہ شہروں کو تلاش کرنا تھا۔ ہیڈن کی پہلی مہم میں دو افراد اور اونٹ ہلاک ہو گئے۔ خود وہ بھوک اور پیاس سے مرتا مرتا بچا تھا۔ شین اور ہیڈن کی مہم کا چارلس کی مہم سے کوئی مقابلہ نہیں تھا، جس نے دو ماہ کی مدت میں 780 میل کا فاصلہ طے کیا۔ چارلس بلیک مور اور ان کی پارٹی نے تکلامکان کو مشرق سے مغرب کی بجائے

مغرب سے مشرق کی جانب عبور کرنے کا انتہائی مشکل فیصلہ کیا۔ مہم کے اختتام پر خود بلیک مور پر عیاں ہوا کہ صحراء کو عبور کرنے کا جو رخ انہوں نے اختیار کیا تھا، اس نے ان کی مہم کو بے حد مشکل بنا دیا۔

مہم کے لیڈر میجر چارلس بلیک مور کو صحراء میں سفر کرنے کا خاصاً تجربہ ہے۔ اس نے لارنس آف عربیا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سفر کیا تھا۔ اس نے مجھے تکلامکان کی مہم میں ساتھ چلنے کی دعوت دی لیکن میں راضی نہیں ہوا۔ مجھے اس کے ساتھ اس صحراء میں جانے کی تحریک نہیں ہوئی، جس کے نام کے معنے ہی یہ ہیں کہ تم اس میں چلے تو جاؤ گے لیکن واپس نہیں آ سکو گے۔ میں نے لفڑیقون رانفلو میں رہتے ہوئے صومالیہ اور شامی کینیا میں سفر کیا تھا، لیکن اونٹوں پر، پھر اس کی حیثیت تفریجی سفر کی تھی۔

میں اس کتاب اور اس کے شاندار مصنف کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ جو کوئی اس کے نقش قدم پر چلانا چاہتا ہے، وہ ایک بار پھر سوچ لے۔ چارلس بلیک مور اور اس کے ساتھیوں نے جو مصائب جھیلے اور جن خطروں کا سامنا کیا، انہیں جان بوجھ کر کم کر کے بیان کیا گیا ہے۔ بلیک مور کا برش آری سے تعلق ہے۔ اس کے نزدیک اس قسم کے امتحنات اور آزمائشیں معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ اگر کوئی اہم پہلو ہے تو یہ کہ اس نے ایک ایسی پارٹی کی قیادت کی جو بالغیروں اور چینیوں پر مشتمل تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچنے میں انہیں کوئی جانی نقصان برداشت نہیں کرنا پڑا۔ اگر کتاب میں کہیں کسی خطرے کا کوئی ذکر آ گیا ہے تو اسے کتاب کے ایڈیٹر کا اثر سمجھنا چاہیے جس نے زور ڈال کر اس قسم کے واقعات زیب داستان کے طور پر شامل کرائے۔

جس کسی نے شین اور ہیڈن کے اس ہوش زبا علاقے کے کناروں کے ساتھ ساتھ جانے اور سیاہ طوفان کا تذکرہ پڑھا ہے، وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تکلامکان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا سفر کتنا زہرہ گداز رہا ہو گا۔ اس میں شک نہیں کہ شین اور ہیڈن کے علی الرغم اس مہم کو رہنمائی اور مواصلات کی جدید سہولت میسر رہی اور جس کے سبب سے وہ اس خوف ناک گزے میں نابود ہونے سے نج گئے،

چہاں صدیوں میں جانے کتنے قافلے ہمیشہ کے لیے غائب ہو گئے۔ لیکن اس سے چارلس بلیک مور اور اس کے ساتھیوں کی غیر معمولی جرأت اور عزم پر حرف نہیں آتا۔ انہوں نے جو کارنامہ سرانجام دیا اسے ایورست کو سر کرنے اور براہو قیانوس کو اکیلے عبور کرنے پر حاوی ہونے کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ سبجدیدہ سیاحوں اور کارناموں کی انجام دہی میں اولیت حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے اب میدان بہت سکڑ گیا ہے کیوں کہ دنیا کے تمام بڑے صحراء، پہاڑ اور سمندر فتح کیے جا چکے ہیں، لیکن اگر کوئی چیخ رہ گیا ہے تو بلیک مور اس پر پورا اترنے کے لیے منصوبہ بنندی کر رہا ہو گا۔

پیٹر پاکرک